حضرت ابو بکر صدیق رض

25 MONDAY

حضور کے انتقال یا پردہ ہونے کے بعد یہ اختلاف
سامنے آیا کہ خلیفہ کس کو بنایا جائے کیونکہ قرآن میں اس
کا ذکر نہیں ہے کہ خلیفہ کس خاندان اور قبیلے کا ہو لیکن حدیث
میں یہ روایت ہے کہ الائمۃ من قریش یعنی امام قریش میں سے
ہونگے۔ اس لیے مرد سارے امت ایک جگہ جمع ہوئے اور بحثوں
اور گفتگوؤں کے بعد فیصلہ حضرت ابوبکر صدیق کے حق میں ہوا اور
لوگوں نے بیعت کرنا شروع کر دی۔

26 TUESDAY

حضرت ابوبکرؓ کا اصلی نام عبداللہ تھا
کنیت ابوبکر اور لقب صدیق اور عتیق تھا۔ والد کا نام عثمان
اور کنیت ابو قحافہ تھی۔ والدہ کا نام سلمیٰ تھا۔ قبیلہ قریش
کی شاخ بنو تیم سے تعلق رکھتے تھے۔ جسے مکے والے بڑی عزت
کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آپکی پیدائش ۵۷۳ء بمطابق ۵۱ ق ہجری
مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ پیارے نبی سے ڈھائی سال چھوٹے
تھے۔ آپ حضور کے سچے دوست تھے۔ گندی باتوں اور بری

27 WEDNESDAY

عادتوں سے پرہیز کرتے۔ سچ بولتے اور شرم و حیا
کا خیال رکھتے۔ غرض کہ آپ بہت نیک، نرم دل اور بڑوں
کی عزت کرنے والے تھے۔ جب اللہ نے نبوت فرمائی تو سب
سے پہلے جس شخص نے اسلام قبول کی وہ حضرت ابوبکر صدیق
تھے۔ جنہوں نے بغیر کسی سوال اور جھجک کے اسلام قبول کر لیا۔
حضور پر یقین کا یہ عالم تھا کہ جب اللہ نے نبی کو آسمانوں
کی سیر کرائی۔ جنت دوزخ کا منظر دکھایا تو حضور نے

THURSDAY 28

ابوجہل

معراج کا حال لوگوں کو بتایا۔ مکہ کے سردار نے حضور
کا مذاق اڑایا۔ مگر حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ اگر نبی کہتے ہیں
تو یہ بات بالکل صحیح ہوگی کیونکہ انہوں نے آج تک جھوٹ نہیں
بولا۔ اسی وجہ سے ہم سب انہیں صادق کہتے ہیں۔ یہ سن کر
کافروں کو منہ کی کھانی پڑی۔ نبی اس بات پر بہت خوش
ہوئے اور حضرت ابوبکر کو صدیق کا لقب عطا کیا۔

FRIDAY 29

حضور سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ اس کا
اندازہ اس روایت سے ہوتا ہے کہ ایک بار حضور کعبہ میں
نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک کافر گروہ آیا اور اس کے سردار
جس کا نام عقبہ تھا۔ اس نے اپنی چادر کو حضور کے
گردن مبارک میں ڈال کر بل دینا شروع کیا پھر کھینچنے لگا
حضور کا دم گھٹنے لگا۔ سب لوگ تماشا دیکھ رہے تھے مگر
اسی وقت حضرت ابوبکر آئے اور اپنی جان کی پرواہ

SATURDAY 30

کیے بغیر عقبہ کو دھکا دے کر ہٹا دیا اور انہیں
برا بھلا کہا۔ دوسرا واقعہ یہ ہے کہ جب دشمنوں کے ڈر
سے آپ غار ثور میں تھے۔ اور آپکو نیند آنے لگی تو حضرت
ابوبکر کے زانو پر سر رکھ کر سو گئے۔ اتفاق سے ایک بل سے

31 Sun

سانپ نکلا۔ حضرت ابوبکر کو اس بات سے
پریشانی ہوئی کہ کہیں نبی کو ڈس نہ لے۔ اس لیے
اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اس سوراخ کو اپنے پیر سے

1 MONDAY

انگوٹھے سے بند کر دیا۔ سانپ نے انگوٹھے
انگوٹھے کو کئی بار کاٹا مگر آپ ٹس سے مس نہ ہوئے
جب تکلیف زیادہ بڑھی تو آنسو کا ایک قطرہ حضور کے
چہرہ مبارک پر۔ آپ کی نیند کھل گئی۔ جب سارا واقعہ
معلوم ہوا تو آپ نے اپنے منہ کے لعاب اس جگہ پر لگا دیا
ساری تکلیف جاتی رہی۔ حضور سے محبت اور جانثاری
کا جذبہ ان دو واقعوں سے پتہ چلتا ہے۔

2 TUESDAY

حضرت ابوبکر نے اپنے ہی گھر میں ایک
چھوٹی مسجد بنالی تھی اور اسی میں اللہ کی عبادت کرتے تھے
اس کے علاوہ آپ قرآن شریف ایسی پیاری آواز میں پڑھا
کرتے تھے کہ سننے والا خود ایمان لے آتا تھا۔ اسلام کے دشمن
کو یہ گوارہ نہیں تھا اور وہ انہیں ستانے لگے۔ اسی وجہ
سے انہوں نے ہجرت کر کے حبشہ جانا چاہا مگر پیارے نبی
کو چھوڑ کر جانے کو طبیعت نہیں چاہ رہی تھی اور آخر کار

3 WEDNESDAY

یہ سوچ کر رک گئے کہ میرے لیے اللہ اور اس کے
رسول کی پناہ کافی ہے مگر اور اونچی آواز میں قرآن پڑھنا
نہیں چھوڑا۔
حضرت ابوبکرؓ کو جو ہجرت کے وقت حضور کے
ساتھ رہے۔ یہ شرف انہیں ہی حاصل ہوا تھا۔ جب کفار اور
مشرکین کی زیادتیاں روز بروز بڑھتی گئیں تو حضور اور صحابہ
صحابہ کی زندگی اجیرن بن گئی۔ آخر کار اللہ کی طرف سے وحی

THURSDAY 4

آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ آخر رات کے وقت
حضور اپنے بستر سے اٹھے اور حضرت ابوبکرؓ کے گھر کی
طرف روانہ ہو گئے۔ دونوں ساتھی مکہ کے قریب
ایک غار ہے جس کو غارِ ثور کہتے ہیں۔ وہیں جا کر چھپ
گئے۔ تین دن تک آپکی بیٹی حضرت اسماء اور آپکے
غلام عامر بن فہیرہؓ بھیڑ لیکر آتے تھے۔ گھر سے لایا ہوا

FRIDAY 5

کھانا اور تازہ دودھ دونوں کو پہنچا دیتیں۔
واپسی پر اپنے پیروں کا نشان بھی مٹا دیتیں تاکہ
دشمنوں کو پتہ نہ چلے کہ حضور اور انکے ساتھی کہاں چھپے ہیں۔ چوتھے
روز اللہ کی طرف سے ہجرت کا حکم آیا تو حضور کے ساتھ حضرت
ابوبکرؓ ایک ساتھ اونٹنی پر سوار ہوئے۔ یہ شرف بھی حضرت ابوبکرؓ
کو ہی نصیب میں ہوئی۔ راستے کیلئے حضرت ابوبکرؓ نے اپنے
غلام عامر بن فہیرہ کو لیا اور مدینہ کا راستہ بتانے

SATURDAY 6

کیلئے ایک غیر مسلم عبد بن اریقط کو ساتھ لے لیے۔
مدینہ پہنچ کر حضور نے مسجد بنانے کا خیال ظاہر کیا۔
کیونکہ کافی تعداد میں مسلمان ہجرت کر کے مدینہ آ گئے تھے۔
ایک زمین جو یتیم بچوں کی تھی آپنے حضرت ابوبکرؓ سے اپنے
قیمت ادا کر کے خریدی جس پر مسجد نبوی کی بنیاد پڑی۔
حضرت ابوبکرؓ نے روپیہ دیکر کئی غلاموں کو آزاد بھی

Sun

5

FEBRUARY

8 MONDAY

کر آیا۔ جس کی وجہ سے انکی ساری دولت ختم
ہوگئی۔ اسی لیئے حضور نبی نے حضرت ابوبکرؓ کے لیئے فرمایا کہ
میں سب کے احسانوں کا بدلہ ادا کر چکا ہوں۔ لیکن ابوبکرؓ
نے جو احسان کیا ہے اس کا بدلہ باقی ہے۔ خدا کی قسم مجھے
جتنا فائدہ ابوبکرؓ کے مال سے پہنچا ہے۔ اتنا کسی اور کے مال
سے نہیں پہنچا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ

9 TUESDAY

دے گا۔
سنہ ۹ھ میں جب مسلمان حج کے لیئے جانے
لگے اور حضور کسی وجہ سے نہ جا سکے تو امیر حج حضرت ابوبکرؓ
کو ہی مقرر کیا گیا۔ حج الوداع کے بعد حضور مدینہ میں آکر
کافی بیمار پڑ گئے۔ یہاں تک کہ نماز پڑھانے کے بھی قابل نہ
رہے تو آپ نے اپنی جگہہ حضرت ابوبکرؓ کو ہی مسجد نبوی
کا امام مقرر فرمایا۔ اور ایک وقت کی نماز خود بھی انکے

10 WEDNESDAY

ساتھ ادا کی۔
بدر کی لڑائی اور دوسری جنگوں میں بھی
حضرت ابوبکرؓ پیارے نبی کے ساتھ ساتھ رہے۔ اپنی جان پر
کھیل کر ~~کئی~~ جگہہ انکی حفاظت کی۔
حضرت ابوبکرؓ کے ~~خلیفہ بننے~~ خلیفہ بننے کے
بعد انہوں نے جو خطبہ دیا وہ یہ ہے کہ لوگو! میں تمہارا

THURSDAY 11

خلیفہ بنا دیا گیا ہوں۔ میں کسی بھی طرح اس کے قابل نہیں ہوں لیکن جب تم لوگوں نے مجھے خلیفہ مان لیا ہے تو میں اسی طرح حکومت کا کام کرنے کی کوشش کروں گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور ہمارے نبی نے کر کے دکھلایا ہے۔ اگر میں صحیح راستہ پر چلوں تو میرا کہنا ماننا اور اگر ایسا نہ کروں تو میرا حکم نہ ماننا بلکہ مجھے سیدھا کر دینا۔ یاد رکھو

FRIDAY 12

جو قوم اللہ کی راہ میں جنگ کرنا چھوڑ دیتی ہے اسے اللہ ذلیل اور بے عزت کر دیتا ہے۔ جن لوگوں میں برے کام پھیل جاتے ہیں انکو اللہ مصیبت میں گرفتار کر دیتا ہے۔ خدا ہم سب پر رحم کرے۔

حضرت ابوبکرؓ کے کردار میں دو صفتیں خاص طور پر نمایاں ہیں۔ (۱) پختگی عزم اور (۲) رقت قلب پختگی عزم کے یہ معنی ہیں جو مہم پیش آئے اس میں جہاں

SATURDAY 13

تک ہو سکے غور و غوض کے بعد جو فیصلہ ہوا اس پر چل پڑتے تھے۔ خواہ راستے میں پہاڑ بھی سامنے آجائے تو رکاوٹ نہ بن سکتی تھی۔ اس کی مثال اس جنگ کی طرف اشارہ کرتی۔ جو عیسائیوں نے عرب اور شام کی سرحد پر گڑ بڑ مچائے تھے۔ انہیں کو زیر کرنے کیلئے

14 Sun

سترہ سال کا نوجوان حضرت اسامہؓ کو سپہ سالار

7

15 MONDAY

بنا کر بھیج دیا۔ اور فتح بھی ہوئی۔ حالانکہ
سب لوگوں کا مشورہ نہیں تھا۔

خلیفہ ہوتے ہی حضرت ابوبکرؓ بڑی پریشانی میں
گھر گئے۔ ایک طرف جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہو گئے، دوسری طرف
جو سچے دل سے مسلمان نہیں ہوئے تھے انہوں نے اسلام سے اپنا
تعلق ختم کرنے کا اعلان کیا اور کچھ مسلمان نے زکوٰۃ دینے
سے انکار کر دیا۔ مگر حضرت ابوبکرؓ کی سوجھ بوجھ سے سبھی

16 TUESDAY

دشمنوں کو منہ کی کھانی پڑی۔

حضرت ابوبکر کے زمانے میں ہی قرآن شریف
کی شکل میں ترتیب دی گئی۔ اس کام کو حضرت زیدؓ نے
کیا۔ ورنہ اس سے پہلے کھجور کی شاخوں، ہڈیوں، پتھر
کی تختیوں اور چمڑے پر محفوظ تھی۔

جب حضرت ابوبکرؓ کو اندازہ ہو گیا کہ انکا آخری

17 WEDNESDAY

وقت آ گیا تو آپ نے اپنے ساتھیوں کو بلایا
اور اپنی جگہ پر خلافت کیلئے حضرت عمرؓ کا نام
پیش کیا۔ سب نے آپ کی تجویز کو منظور کر لیا۔ پھر
اپنی بیٹی حضرت عائشہؓ کو بلایا اور کہا کہ میرے اوپر
بیت المال کا جو قرض ہے وہ میرا باغ بیچ کر ادا کر دینا۔
یہ لونڈی، دونوں اونٹنیاں اور یہ چادر جو میرے جسم

THURSDAY 18

میرے یہ سب سرکاری ہیں۔ انہیں میرے مرنے کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دینا اور اب تک میں نے جتنی تنخواہ لی ہے وہ ساری رقم میرا گھر بیچ کر ادا کر دینا۔

۲۳ جمادی الآخری ۱۳ ہجری کو منگل کے دن حضرت ابوبکرؓ اپنے حقیقی سے جا ملیں۔ آپکی اہلیہ حضرت اسماءؓ بنت عمیس نے آپکو غسل دیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے نماز جنازہ پڑھائی

FRIDAY 19

اور پیارے نبی کے داہنی طرف دفن کئے گئے۔

×

حضرت ابوبکر صدیقؓ دبلے پتلے تھے۔ آپکا رنگ گورا تھا۔ گالوں پر گوشت کم تھا۔ چہرہ کھلا ہوا رہتا تھا آنکھیں کچھ اندر دھنسی ہوئی تھیں۔ پیشانی بلند تھی۔ سر کے اگلے حصے پر بال نہیں تھا۔ بالوں میں مہندی لگاتے تھے۔ جھک کر چلتے تھے۔ نرم دل لیکن بہادر تھے۔ پیارے نبی سے بہت محبت کرتے تھے۔ اللہ کے خوف سے ڈرتے

SATURDAY 20

تھے۔ رات میں عبادت کرتے اور دن میں روزہ رکھتے تھے۔ غرض کہ پیارے نبی کی پوری پیروی کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

اس سے کئی طرح کے سوال حل ہو سکتے ہیں۔

21 Sun